دو قومی نظریہ کی ضرورت
اور
تشکیل پاکستان

www.KitaboSunnat.com

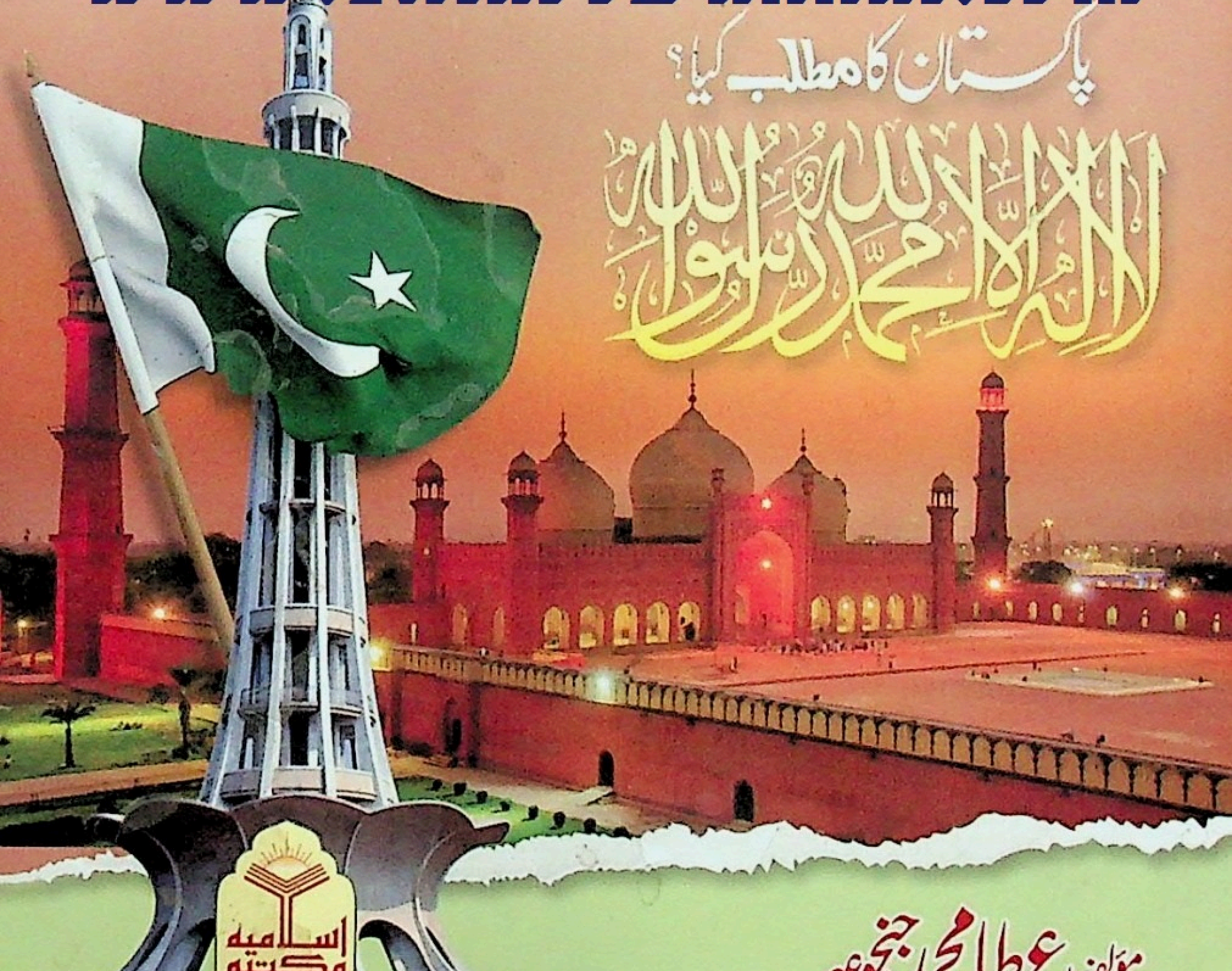

مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA

مؤلف عطا محمد جنجوعہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

دو قومی نظریہ کی ضرورت اور تشکیل پاکستان

مؤلف
عطا محمد جنجوعہ

مکتبہ اسلامیہ ®

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

تحریک پاکستان کے وہ کارکنان جنھوں نے دوقومی نظریہ کی تشکیل کے لیے تن من دھن کی قربانی کا نذرانہ پیش کیا۔ قوم کی وہ غیور بیٹیاں جنھوں نے ہجرت کے دوران موت کو ترجیح دی لیکن اپنی عصمت کو داغدار نہیں کیا اور اُن نوخیز کلیوں کے نام جن کی زبان پر ذبح ہوتے وقت

پاکستان کا مطلب کیا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا نعرہ گونجتا رہا

عطا محمد جنجوعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ چند

عطا محمد جنجوعہ نے نظریہ پاکستان بالخصوص دو قومی نظریہ کا تفصیلی اور تاریخی جائزہ لیا ہے۔ قاری بغور پڑھے تو دو قومی نظریہ کے اہم پہلو اس کے سامنے اجاگر ہو جاتے ہیں۔ مصنف کی تحریری کاوش اور تحقیقی محنت قابل تعریف ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا اور اس بنیاد پر قائم رہ سکتا ہے۔ دشمنانِ پاکستان کی شروع سے یہ کوشش رہی ہے کہ اس بنیاد پر ضربیں لگائی جائیں اور اگر اس بنیاد کو معدوم نہ بھی کیا جا سکے تو اس میں زیادہ سے زیادہ بگاڑ ضرور پیدا کیا جائے اور پاکستانی قوم خصوصاً نئی نسل کو اس بنیادی نظریہ کی حقیقت اور اس کی افادیت سے ناآشنا رکھا جائے۔

پاکستان دشمن عناصر جن میں بدقسمتی سے ملک کے اندر بھی کئی افراد شامل ہیں۔ اپنی مہم کو آج بھی مختلف انداز سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ دشمنوں کا ایک بڑا وسیلہ ذرائع ابلاغ میں اُن کی رسائی ہے۔

مصنف نے پاکستانی قوم کو دو قومی نظریہ سے آگاہ کرنے کے لیے یہ قابل قدر اقدام اٹھایا ہے اور مضمون میں تاریخی پس منظر پیش کر کے قارئین کو اس پہلو سے بھی آشنا کر دیا ہے۔ اگرچہ مصنف نے تحقیق اور ریسرچ پر کافی توجہ دی ہے تاہم چند معاملات میں اصل حقائق کو اجاگر کرنے کی ضرورت تھی لیکن ان کا اصل کارنامہ یعنی دو قومی نظریہ کو اجاگر اور واضح کرنا قابل تحسین ہے۔

کموڈور (ریٹائرڈ) طارق مجید

W-663/2 ڈی ایچ اے۔3، لاہور کینٹ

05-03-2016

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

ظہور قدسی سے قبل اہل عرب بتوں کی پوجا کرتے تھے رحمت کائنات ﷺ نے ان کو اللہ کی عبادت کا درس دیا۔ روسائے مکہ نے آپ ﷺ کو باہمی اشتراک و تعاون کی پیشکش کی کہ آؤ ہم تم صلح کرلیں کہ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی پوجا کریں اور دوسرے سال ہم آپ کے اکیلا اللہ کی عبادت کریں گے۔ کائنات کے امام محمد ﷺ نے سن کر فرمایا۔ اللہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ ایک لمحہ کے لیے بھی کسی کو شریک ٹھہراؤں اور واشگاف انداز میں لکم دینکم ولی الدین (تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین) کہہ کر دوقومی نظریہ کی بنیاد رکھی۔

برصغیر کے باشندے انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لیے آئینی جدوجہد میں مصروف عمل تھے۔ علامہ محمد اقبال نے دوقومی نظریہ کی بنیاد پر مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کا تصور پیش کیا۔ تحریک پاکستان کے کارکنوں نے قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں تن من دھن قربان کرنے کے بعد آزادی حاصل کرلی۔

پاک فوج کی فنی مہارت اور حکمت عملی نے روس کو پسپائی پر مجبور کردیا اور ایٹمی تجربہ میں کامیابی حاصل کرکے اپنی دفاعی صلاحیت کا لوہا منوالیا تو طاغوتی قوتوں نے الکفر ملت وحدہ کے تحت آپس میں گٹھ جوڑ لیا اور وہ پاکستان کو مفلوج اور پارہ پارہ کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ انھوں نے دوقومی نظریہ کے منافی تحریکوں کو جنم دیا۔ جن کا ماٹو پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانا ہے۔ اہل پاکستان کی عزت و جان و مال کے تحفظ کا راز وطن عزیز کی امن و سلامتی میں مضمر ہے۔ استحکام پاکستان کا انحصار نظریۂ پاکستان سے محبت اور عملی وابستگی پر استوار ہے۔ راقم نے نئی پود کو دوقومی نظریہ سے روشناس کرانے کے لیے تاریخی جدوجہد کو مختصر اور جامع انداز میں تحریر کیا۔ محترم طارق مجید نے اصلاح کرنے کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ میں تہہ دل سے اُن کا ممنون ہوں اگر آپ اس کاوش کو قوم کے نونہالوں کی ذہنی نشوونما میں مفید خیال کریں تو اپنی دعاؤں میں میرے مرحوم والدین کے ساتھ جملہ معاونین کو یاد رکھیے۔

عطاء محمد (جنجوعہ)

کوٹ بھائی خان، نزد جھاوریاں، ضلع سرگودھا

فون: 0313-8602130 - 0302-6728908

Email: atamjanjua@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوقومی نظریہ کی ضرورت اور تشکیل پاکستان

خاتم النبیین ﷺ کی صحبت سے فیض یافتہ اسلام کے وہ اوّلین مبلغ تھے، جو خیر الامت کا مصداق ٹھہر کر دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے۔ خلفاء راشدین کے دور میں 25 صحابہ کرامؓ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے ہندوستان تشریف لائے۔ یہ قافلہ رُکا نہیں، تھما نہیں، بلکہ ۴۲ تابعین ۱۸ تبع تابعین کی قرآن و حدیث کی آبیاری سے برصغیر میں گلشنِ اسلام مہک اٹھا۔ (۱)

اُموی عہد میں جب سندھی قزاقوں نے لاوارث عربوں کا جہاز لوٹ لیا اور عورتوں، بچوں کو قید کرلیا۔ حجاج بن یوسف کو اس واقعہ کا علم ہوا تو ملّی غیرت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اُس نے بدلہ لینے کے لیے اپنے داماد محمد بن قاسم کو سندھ روانہ کیا۔ جو چھ ہزار اسپ سوار اور چھ ہزار شتر سوار مجاہدین کی قیادت کرتے ہوئے 10 رمضان المبارک 93ھ بمطابق 712ء میں دیبل پر حملہ آور ہوا۔ فوج نے شہر کا محاصرہ کیا اور مسلمانوں نے قوت سے حملہ کر کے دشمن کو پسپا کر دیا تو محمد بن قاسم نے رب کے دربار میں سجدۂ شکر ادا کیا اور مقامی شہریوں سے یہ خطاب کیا۔

> ''میرا مذہب اسلام ہے جو ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ تمام مخلوق کا خالق اللہ ہے۔ جس کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں۔ حضرت محمد ﷺ کائنات کی راہ نمائی کے لیے اللہ کے آخری رسول ہیں۔ تم میں اچھا وہ ہے جو امن و سلامتی اختیار کرے۔ ہاں جو عدل و انصاف کے دشمن ہیں، اسلام اُن کے ظلم و جور کو مٹانے کا حکم دیتا ہے۔ ہم اس ملک میں حق و صداقت کا بول بالا کرنے کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے ہیں۔ ”تم پر کوئی گرفت نہیں۔تم سب آزاد ہو۔“

چونکہ سندھ کے عوام کی اکثریت بدھ مت تھی جن پر ہندو راجہ داہر مسلّط تھا۔ان بیچاروں کو ننگے سر اور ننگے پاؤں چلنے کا حکم تھا۔جنھیں جبراً ہندو بنایا گیا تھا۔محمد بن قاسم کے حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر مقامی آبادی نے راجہ کی بربریّت کے خاتمہ کے لیے مسلم فوج سے تعاون کیا۔اس طرح دو سال کے مختصر عرصہ میں دیبل سے لے کر ملتان تک کا علاقہ فتح ہو گیا۔

محمد بن قاسم نے مالِ غنیمت کے خُمس سے ہر شہر اور قصبے میں مساجد تعمیر کروائیں۔ اوران کی آبادی اور اسلام کی تبلیغ کے لیے چار ہزار عربوں کو مستقل طور پر سندھ میں بسایا۔ جن کے اعلیٰ اخلاق و کردار کو دیکھ کر سندھ کے مظلوم لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ محمد بن قاسم کو عرب سے بلاوا آ گیا۔تاہم اُموی دور میں اسلام کی سرپرستی بدستور قائم رہی۔ ”عمر بن عبدالعزیزؒ نے سندھی امیروں کے نام خط تحریر فرمائے۔جن میں انھیں دعوتِ اسلام دی گئی تھی۔ان کی اس دعوت پر جو سندھی امراء مشرف بہ اسلام ہوئے ان میں راجہ داہر کا فرزند جے سنگھ خاص طور پر قابل ذکر ہے،عمر بن عبدالعزیزؒ کو سندھی نومسلموں کی تربیت کا اتنا خیال تھا کہ انھوں نے اہم شہروں کی مساجد میں جیدّ علماء کو خطیب بنا کر بھیجا۔ جب مشہور سیاح ابن بطوطہ اپنی سیاحت کے دوران سہون آیا تو وہاں کے خطیب نے اسے عمر بن عبدالعزیزؒ کا وہ فرمان دکھایا جس میں اس کے جدِّ اعلیٰ ایشبانی کو جامع مسجد سہون کا خطیب مقرر کرنے کا ذکر تھا۔سندھ میں تبلیغِ اسلام کے ساتھ ساتھ علومِ اسلامیہ کے مدارس کھل گئے اور پورے ملک میں علومِ اسلامیہ کا چرچا ہونے لگا۔امام حسن بصریؒ کے شاگرد ابوحفص ربیع بصری نے سندھ میں احادیثِ نبویؐ کا درس جاری کیا۔ان جیسے بزرگوں نے جو شمعِ علم سندھ میں روشن کی تھی اس کی ضوء سے پورا سندھ روشن ہو گیا۔سندھی درس گاہوں سے بڑے نامی گرامی علماء پیدا ہوئے۔ابومعشر سندھیؒ کا شمار ان محدثین میں ہوتا ہے جنہوں نے بغداد جا کر حدیثِ نبویؐ کا درس دیا۔“(۲)

مسلمانوں کا ہندوستان میں جس قوم سے واسطہ پڑا۔اس قوم کا تاریخی پس منظر کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ان کے بنیادی عقائد کس طرح وجود میں آئے،خود ہندوؤں کے لیے بھی بتانا بڑا مشکل ہے۔تاہم مؤرخین کا خیال ہے کہ

"3250 اور 2750 قبل از مسیح کے دوران دڑاوڑ قوم کے لوگ ہندوستان آ کر آباد ہوئے۔ وہ بہت سے خداؤں کی پرستش کرتے تھے،اُن کے بہت سے عقائد آج ہمیں ہندومت کی شکل میں ملتے ہیں۔"(۳)

بت پرستی تاریخ عالم میں کس طرح شروع ہوئی۔"تفسیر مظہری میں سورۃ نوح کی شرح کرتے ہوئے علامہ ثناء اللہ پانی پتی نے لکھا ہے کہ محمد بن کعب فرماتے ہیں ۔ ود٘ہ سواع ، یغوث، یعوق اورنسر، یہ سب آدم علیہ السلام اورنوح علیہ السلام کے زمانے کے درمیان نیک لوگ تھے، جب یہ فوت ہو گئے تو ان کے معتقدین اور متبعین ان کی اقتداء میں عبادت کرتے تھے ۔پھر ابلیس ان بزرگوں کی نسل اور متبعین کے پاس آیا اور کہا کہ اگر تم ان بزرگوں کی تصویریں بنا لو تو تمہارے شوقِ عبادت میں مزید اضافہ ہوگا،چنانچہ وہ لوگ شیطان کے داؤ میں آ گئے اور انھوں نے ان کی تصاویر (مجسمے) بنا لیں۔ پھر جب تیسری نسل آئی تو شیطان نے انھیں کہا کہ تم سے پہلے لوگ ان مجسموں کی عبادت کرتے تھے ۔اس طرح انھوں نے بھی بتوں کی عبادت شروع کر دی، پس اس وقت سے بت پرستی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔نعوذ باللہ من ذالک۔ (۴)

ہندوستان کی اکثریت ہندومت تھی۔ ان کے آباء واجداد میں سے، جو کسی خوبی کی بنا پر تاریخی ہیرو تصور کیے جاتے تھے۔ ہندوؤں نے ان کے بت تراش لیے ۔صحت کی دیوی، جنگ کا دیوتا۔ دولت کی دیوی اور امن کا دیوتا وغیرہ غرضیکہ مختلف قسم کے معبود تھے جن کی وہ پوجا کرکے تقرب حاصل کرتے تھے۔

ہندو ذات پات کے سختی سے قائل تھے ۔ ہندو برہمنوں نے اپنی اجارہ داری کے لیے اسے مذہبی و روحانی اہمیت دی ہوئی تھی۔ان کے بقول برہمن کو دیوتا نے سر سے پیدا کیا۔ اس کے ذمہ علم حاصل کرنا اور پوجا پاٹ کرنا تھا۔ چھتریوں کو بازوؤں سے پیدا کیا ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈیوٹی حکومت اور جنگ کرنا تھا۔ ویشوں کو دیوتا نے پیٹ سے پیدا کیا ان کا کام تجارت اور کھیتی باڑی کرنا۔ چوتھی قسم شودروں کی تھی جن کے متعلق ان کا وہم تھا کہ ان کو دیوتا نے قدموں سے جنم دیا۔ اس لیے ان کا کام چاکری اور گھٹیا کام تھا۔ ہندو مَت میں نچلا درجہ اچھوتوں کا تھا۔ انھیں نفرت اور حقارت سے دیکھا جاتا۔ ان کے چھونے سے یا سائے سے اونچ ذات کے ہندو ناپاک ہو جاتے۔ اچھوت اس کنویں سے پانی نہیں پی سکتے تھے جہاں سے اونچ ذات کے ہندو لوگ پانی بھرتے۔ ان کو اونچ ذات سے منسوب مندروں میں پوجا پاٹ کرنے کی اجازت بھی نہ تھی۔ چھوٹی ذات کے ہندو عقیدۂ تناسخ کی وجہ سے بڑوں کی خدمت کرتے تھے تاکہ ان کا اگلا جنم اونچی ذات میں سے ہو، اس کے برعکس اسلام نے رنگ، نسل، زبان و وطن کی بنیاد پر برتری کا معیار ختم کر دیا اور بنی نوع انسان کو مساوات کا درس دیا، سب انسانوں کا رب ایک ہے۔ سب بابا آدم کی اولاد ہیں۔ نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے، نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ نہ کسی گورے کو کالے پر برتری ہے نہ کالے کو گورے پر۔ اگر فضیلت و برتری ہے تو تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ خاندانی نسب پر نہیں۔

ہندو مَت میں علم حاصل کرنا صرف برہمن ذات کا کام تھا کوئی دوسرا ان کی مذہبی کتابوں کو پڑھنے اور تعلیم دینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ برہمن کے منہ سے نکلی ہوئی بات پتھر پر لکیر تھی۔ کسی کو اس کے خلاف انگلی اٹھانے کی جرأت نہ تھی۔ جبکہ اسلام نے بلا امتیاز مرد و عورت کو گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ اسلام میں کوئی خاندان مذہبی تعلیم و تربیت دینے میں مختص نہیں۔ چاہے وہ غریب کا لڑکا ہو یا بادشاہ کا بیٹا۔ سبھی اسلام کی مقدس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں، بلکہ اسلام نے تمام مسلمانوں پر ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ قرآن و حدیث پڑھ کر اس پر عمل کریں اور دوسروں کو تعلیم دیں۔

ہندو مَت لاتعداد خداؤں کی بنا پر پیچیدہ مذہب تھا جو انسانوں کا مرتب کردہ تھا، جو ضرورتِ وقت کے تحت بدلتا رہتا۔ جبکہ اسلام واضح دلائل سے دوسروں کو دعوتِ غور و فکر دیتا ہے جس کے قانون جامع ٹھوس اور اٹل تھے۔ کیونکہ اسلام آخری الہامی مذہب ہے۔ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت تک بنی نوع انسان کی اصلاح کے لیے بھیجا گیا۔

اسلام ہمہ گیر خوبیوں کی بنا پر مقبول ہوتا گیا۔ ہندومت معاشرتی تفریق کی بنا پر متزلزل ہوگئی جو برہمنوں کو ایک آنکھ نہ بھایا۔ اچھوتوں کی طرح غیر ملکی بھی برہمنوں کے استحصال کی زد میں آ گئے۔

البیرونی نے کتاب الہند میں لکھا ہے کہ

''ان کے تمام تر مذہبی جنون اور تعصب کا نشانہ وہ لوگ ہوتے جو اُن میں سے نہیں یا تمام غیر ملکی اقوام۔ وہ انھیں ناپاک قرار دیتے اور اُن سے ہر قسم کے ربط وضبط پر پابندی لگاتے۔ اُن سے شادی بیاہ کا تعلق ہو یا کسی اور قسم کے تعلقات کا مسئلہ یا ان کے ساتھ بیٹھنے، کھانے اور پینے کا معاملہ۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ ناپاک ہو جائیں گے۔''(۵)

برہمنوں نے ہندو راجاؤں کو بھڑکایا، انھوں نے اسلام کی تبلیغ پر پابندی عائد کر دی اور مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا تو 998ء میں سلطان محمود غزنوی نے برصغیر کی سرزمین پر قدم رکھا، مسلسل سترہ حملے کر کے راجپوتوں کی کمر توڑ دی اور مسلم حکومت کی داغ بیل ڈالی۔ تاہم کچھ عرصہ بعد شہاب الدین غوری نے ہندوستان میں مستقل اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ غوری سلطنت کے بعد خلجی، تغلق، سادات اور لودھی خاندانوں نے برصغیر پر حکومت کی۔ مسلم بادشاہوں نے عدل وانصاف کا نمونہ پیش کیا۔ اگر بادشاہ پر بھی مقدمہ دائر ہوا تو وہ بھی قاضی کے دربار میں پیش ہوئے۔ غیر مسلموں کی بھی عزت، جان و مال کو تحفظ حاصل تھا ان کے دور میں محدثین و بزرگان دین ہجرت کر کے ہندوستان آئے جن کی دعوت سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے۔

سلطان ظہیر الدین بابر نے پانی پت کے میدان میں ابراہیم لودھی کو شکست دے کر خاندانِ مغلیہ کی حکومت کی بنیاد رکھی۔ تو ہندو راجوں نے بغاوت شروع کر دی۔ پے در پے جنگوں سے بابر کی فوج تھک کر چور ہوگئی، ہندوستان کے راجے مہاراجوں نے گٹھ جوڑ کر لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنواہیہ کے مقام پر دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔تو بابر نے رب کے دربار میں توبہ کی اور شراب کے مٹکے انڈیل دیئے اور فوج کے سامنے مجاہدانہ خطاب کیا۔جس سے سپاہیوں میں ایمانی جذبہ اُمڈ آیا۔ بابر کی ہمت اور سپاہیوں کی جرأت نے دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے اس کے بعد ہندوؤں نے میدان جنگ میں مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کا خیال ترک کر دیا۔ اور فکری محاذ کا رخ اختیار کر لیا۔ ہندوؤں نے جین مت اور بدھ مَت کی طرح اسلام کو بھی ہندومت میں مدغم کرنے کی ترکیب سوچی،''رام اور رحمٰن میں فرق نہیں'' کا نعرہ لگا کر متحدہ قومیت کا تصور پیش کیا۔ بھگتی تحریک اور دین الٰہی اسی سلسلہ کی اہم کڑیاں ہیں۔حضرت مجدد الف ثانیؒ کی استقامت اور جدوجہد سے دین الٰہی کا فتنہ نیست و نابود ہو گیا۔اکبر بادشاہ کے عہد میں راجپوت پالیسی کے تحت ہندوؤں کو بلند منصب ملے۔ان کے سیاسی عزائم اُبھر کر سامنے آئے ،تاہم اورنگ زیب کی ہمت و شجاعت نے ہندوؤں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔اس دور میں اسلامی اقدار و اصلاحات کو فروغ حاصل ہوا۔لیکن اورنگ زیب کے جانشین نااہل ثابت ہوئے۔اُن کی تن آسانی اور عیش پرستی ضرب المثل بن گئی۔ اہلِ یورپ جو تجارت کی غرض سے ہندوستان آئے تھے انھوں نے اس دور میں منہ مانگی مراعات حاصل کر لیں۔ جاٹوں اور مرہٹوں نے زور پکڑا۔مسلمانوں کی حکومت برائے نام ہو کر رہ گئی۔ امتِ مسلمہ میں بھی دعوت و جہاد کا جذبہ مدھم پڑ گیا اور اسوۂ حسنہؐ سے دور ہو گئے۔ ہندی رسم ورواج ان میں سرایت کر گئے۔

تاریخ کے نازک دور میں حکیم الامت شاہ ولی اللہؒ نے مسلمانوں کی دینی ، اخلاقی، معاشی ومعاشرتی اصلاح کا کام شروع کیا۔وہاں نئی نسل کی تعلیم وتربیت کے لیے مدرسہ رحیمیہ کو آباد کیا۔ آپ نے نشأۃ ثانیہ کے لیے تبلیغ وتصنیف کا فکری محاذ گرم رکھا، دوسری طرف امتِ مسلمہ کی سیاسی برتری کے لیے کابل کے حکمران احمد شاہ ابدالی کو دعوت دی جس نے 1761ء میں مرہٹوں کا زور ختم کر دیا۔ اس کے باوجود مغل شہزادے غفلت کی نیند سے بیدار نہ ہوئے۔اس دوران ہندوستان کے شمال مغربی علاقے پر سکھوں کی حکومت قائم ہو گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنھوں نے مسلمانوں سے سکھ کا سانس چھین لیا۔ انھوں نے مسلم عورتوں کی آبرو ریزی شروع کر دی۔ سکھوں کی تحویل میں موجود مسلم عورت کا پیغام سن کر شاہ ولی اللہؒ کے پوتے شاہ اسمٰعیلؒ دلّی کی جامع مسجد میں رو پڑے اور سید احمد شہیدؒ بریلوی کے ہاتھ جہاد کے لیے بیعت کی۔ سیّدین نے ملک گیر دورے کر کے مسلمانوں میں جذبۂ جہاد بیدار کیا اور جماعتِ مجاہدین تیار کی، سید احمدؒ کی قیادت میں مجاہدین نے انیسویں صدی کی دوسری دہائی میں سکھوں کو اکوڑہ اور حضرو کے معرکوں میں شکست دی۔ مفتوحہ علاقوں میں اسلامی قانون کا نفاذ کیا۔ سکھوں نے مسلمانوں کے اندر غدار تلاش کر لیے۔

بالاکوٹ کے مقام پر لڑتے ہوئے سید اسمٰعیلؒ رفقاء سمیت شہید ہو گئے۔ اس عظیم سانحہ کے رونما ہونے کے بعد برصغیر میں انگریزوں کا عمل دخل بڑھ گیا۔ انھوں نے ہندستان پر حکومت قائم کرنے کی ٹھان لی۔ سراج الدولہ، دکن کے سلطان حیدر علی اور اُس کی بیٹے فتح علی ٹیپو نے انگریزوں کو ہندوستان سے بے دخل کرنے کے لیے جہاد جاری رکھا۔ ٹیپو سلطان کی جرأت و استقامت نے جب انگریزوں کو لوہے کے چنے چبوائے تو انگریز کے لیے ٹیپو سلطان ''ھوا'' بن گیا۔ انگریزوں نے اس کے وزیر میر صادق کو حکومت کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ جو عین میدان جنگ میں فوج سمیت دشمن سے جا ملا۔ ٹیپو سلطان تن تنہا للکارتا ہوا ''شیر کی ایک دن کی زندگی گیڈر کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔'' میدان جنگ میں کود پڑا۔ دشمن کی فوج میں گھس کر بہادری کے جوہر دکھائے، بالآخر زخموں کی تاب نہ لا کر جام شہادت نوش کیا، جس کے بعد ہندوستان میں انگریزوں کے لیے رستہ ہموار ہو گیا۔ 1857ء میں اہلِ ہند انگریزوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ بدنظمی اور باہمی ربط کے فقدان کی بنا پر ناکامی ہوئی۔ نتیجتاً دہلی کی برائے نام مسلم حکومت بھی ختم ہوگئی۔ اور انگریز پورے ہندوستان پر مسلّط ہو گئے۔

انگریزوں نے 1857ء کی جنگ آزادی کی تمام ذمہ داری مسلمانوں پر عائد کی اور وہ ہندوستانی مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ ان کی جاگیریں بحق سرکار ضبط کر لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی مدارس کا نظام درہم برہم کر دیا۔ مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے بند ہو گئے، حتیٰ کہ معاشی لحاظ سے مسلمانوں کو دوسروں کا دست نگر بنا دیا۔ لارڈ میکالے نے اسلامی تہذیب کو مسخ کرنے کے لیے تعلیم کو ذریعہ بنایا تاکہ مسلمانوں میں مغربی طرزِ فکر پیدا کی جائے۔ اور وہ جہادی رستہ ترک کر کے اپنی منزل سے بھٹک جائیں، لیکن جماعتِ مجاہدین کے دستے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں انگریزوں کے خلاف برسرپیکار رہے۔ تعلیمی پالیسی نے انگریزوں کے خلاف مزید نفرت پیدا کر دی۔ علماءِ حق نے ملک کے گوشے گوشے میں انگریزوں کے خفیہ عزائم کو بے نقاب کیا۔ اور ہندوستان کی سرزمین کو دارالحرب قرار دیا۔ عام مسلمانوں کے جذبات اُمڈ آئے اور انگریزوں کیلیے چَین سے حکومت کرنا دوبھر ہو گیا۔

انگریزوں نے ملّتِ اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مرزا غلام احمد کو آلۂ کار بنایا جس نے نبوت کا دعویٰ کر کے اعلان کیا کہ جہاد کرنا قطعاً حرام (۶) اور انگریزوں کی اطاعت فرض ہے۔ (۷)

علماءِ حق نے مرزا اور اس کے ماننے والوں پر کفر وارتداد کا فتویٰ جاری کر دیا۔ انگریز اس گھناؤنی سازش سے مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو مدھم نہ کر سکے۔ تو فرنگیوں نے جماعتِ مجاہدین کے پروانوں پر مقدمے چلا کر پھانسی پر لٹکایا اور کچھ کو مالٹا کے جزیرے میں قید کر دیا۔

تاریخ کے اس دور میں علماء کے ایک گروہ نے دیوبند اور لکھنؤ میں دینی مدارس قائم کئے تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل کا اسلامی روح سے تعلق برقرار رہے۔ ان دینی مدارس کی خدمات ملی بیداری کے لیے مفید ثابت ہوئیں۔

ہندوؤں نے انگریز حکومت کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ وہ انگریزی زبان سیکھ کر ان میں گھل مل گئے اور حکومت کے اہم عہدوں پر چھا گئے۔ "الکفر ملّة واحدة" کے مصداق دونوں قوموں نے مسلمانوں کو سیاسی، تعلیمی اور معاشی میدان میں پسِ پشت ڈال دیا۔ انگریزوں کے سائے میں ہندو صریحاً مخالفت پر اُتر آئے اور مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ انھوں نے ہندومت کی توسیع کے لیے آریہ سماج تحریک چلائی جس نے اردو ہندی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنازعہ کھڑا کیا۔ ہندوؤں نے اپنے سیاسی مفادات کی نگہداشت کے لیے 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس تشکیل دی۔

تاریخ کے اس دور میں سر سیّد احمد خان مسلمانوں کی بیداری کے لیے متحرک ہوئے۔ انھوں نے جنگِ آزادی سے متعلق انگریزوں کے شکوک وشبہات رفع کرنے کے لیے رسالہ ”اسباب بغاوتِ ہند“ لکھ کر اہم وجوہ سے آگاہ کیا۔ برصغیر کے باشندوں کو حکومت میں نمائندگی حاصل نہ تھی اور مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا کرنے کے لیے انھوں نے مغربی تعلیم کے حصول پر زور دیا۔ تاکہ وہ اپنے حقوق وفرائض سے آگاہ ہوسکیں نیز مسلمانوں کو وقتی طور پر سیاست سے الگ تھلگ رہنے کا مشورہ دیا۔ سر سیّد نے کانگریس میں ہند وغلبہ کو دیکھ کر مسلمانوں کو اس میں شامل ہونے سے روکا۔ ہندو مسلم اتحاد کا اپنا نظریہ تبدیل کر دیا۔ اور انگریزوں کو آگاہ کیا کہ مسلمان ایک الگ قوم ہے جن کے مذہبی، تاریخی وسیاسی حالات اور سماجی رسم و رواج ہندوؤں سے جُدا ہیں۔ سر سیّد نے دوقومی نظریہ کو بنیاد بنا کر جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیا۔ اور سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے لیے مخصوص نشستوں کا کوٹہ مانگا اور عملی طور پر مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لیے علیگڑھ میں کالج کا اجرا کیا۔

1905ء میں جب انگریزوں نے انتظامی مصلحت کے تحت بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کیا تو مشرقی بنگال میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہوگئی۔ ہندو برہم ہو گئے کہ اس طرح بنگال میں اُن کی اجارہ داری ختم ہوگئی اور مسلمانوں کی ترقی کے امکانات روشن ہو گئے تو ہندوؤں نے تنسیخِ بنگال کے لیے تحریک شروع کی۔ تب اُمتِ مسلمہ میں احساس پیدا ہوا کہ وہ اپنے ملّی مفادات کے تحفظ کے لیے علیٰحدہ تنظیم قائم کریں۔ مسلمانوں کا ایک وفد یکم اکتوبر 1906ء کو شملہ کے مقام پر وائسرائے ہند سے ملا۔ جس نے مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ مان لیا۔ تب مسلم لیڈروں نے 30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں اجلاس منعقد کیا، جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ نواب وقار الملک نے صدارتی خطبہ میں کہا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

'' اگر کسی وقت ہندوستان میں برٹش حکومت قائم نہ رہے تو اس وقت وہی قوم ملک پر حکمران ہوگی جو تعداد میں ہم سے چار حصے زائد ہے...... اس وقت ہماری حالت یہ ہوگی کہ ہماری جان ، ہمارا مال ، ہماری آبرو اور ہمارا مذہب خطرہ میں پڑ جائے گا۔''

محمد علی جناحؒ نے 1913ء میں مسلم لیگ کی رکنیت اختیار کرلی۔ آپ کی کوشش سے ہندوؤں نے میثاق لکھنؤ میں مسلمانوں کا جداگانہ حق نمائندگی کا مطالبہ مان لیا۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران انگریزوں نے برصغیر کے مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے کی خاطر وعدہ کیا کہ ترکی کی خلافت کو برقرار رکھا جائے گا۔ اور مقدس مقامات کا تقدس بحال رہے گا۔ لیکن جنگ کے خاتمہ پر انگریزوں نے خلافت عثمانیہ کے حصے بخرے کر دیے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے ردعمل میں مولانا محمد علی جوہر کی قیادت میں 1919ء میں تحریکِ خلافت شروع کر دی۔ گاندھی نے ذاتی مقاصد کے حصول کے لیے اس کے متوازی تحریکِ عدم تعاون کا آغاز کیا۔ تحریکِ خلافت نے حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کے فکروعمل میں انقلاب برپا کر دیا۔ تحریکِ خلافت کے جوش وخروش نے مسلم لیگ کو متحرک وفعال کر دیا۔ مسلمانوں کے دلوں میں قوتِ ایمانی کی لہر دوڑ گئی۔ اور انھوں نے تن من دھن قربان کرکے ہجرت کی راہ اختیار کی۔ لیکن گاندھی کی عیاری نے تحریکِ خلافت کو ناکام بنا دیا ۔ مسلمانوں کی جان و مال اور قربانیاں رائیگاں گئیں۔ بدنظمی کی فضا پیدا ہوگئی اور مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا۔ اس دور میں ہندو فرقہ پرست تنظیمیں مسلمانوں کو شدھی کرنے کے لیے سرگرم عمل ہوگئیں تا کہ ہندوستان میں مسلم تمدن مٹ جائے۔

ہندوؤں کے راہ نما ہر دیال نے بیان دے دیا کہ

'' مسلمانوں کو اپنے آپ کو ہندو کہنا چاہیے، ہندی تہواروں کو اپنانا چاہیے اور ہندوؤں کے قدیم مذہبی سورماؤں کا احترام کرنا چاہیے ۔ اُن کو چاہیے کہ وہ ہند ومت کا ایک فرقہ بن جائیں اور اپنے آپ کو محمدی ہندو کہیں۔''(۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عام ہندوؤں کا مسلمانوں کے ساتھ یہ رویہ ہوتا کہ اگر ایک مسلمان کا سایہ چوکے پر پڑ جاتا تو وہ چوکا نئے سرے سے پوتا جاتا۔ (۹)

ریلوے سٹیشن پر بیمار مسلمان پانی پانی کر کے مر جاتا۔ مگر ہندو برہمن پانی نہ دیتا۔ (۱۰) اگر کوئی دیتا تو بانس کی لمبی نالی برتی جاتی۔ ہندوؤں کے محلّہ میں مسلمان کو کرایہ پر مکان نہ ملتا۔ (۱۱)

سکول میں اگر کوئی مسلمان ٹیچر ہندو طالب علم سے پانی مانگتا تو وہ صاف انکار کر دیتا کہ مسلمان کو پانی دینے سے میرا دھرم بھرشٹ ہو جائے گا۔ (۱۲)

تحریکِ خلافت کے بعد مسلمانوں کی بے بسی سے سیاسی فائدہ اٹھا کر ہندوؤں نے منظم پروگرام بنا لیا کہ برصغیر میں مسلمانوں کو ختم کر کے ایسی صورت پیدا کر دی جائے تا کہ ہندوستان کے آئندہ حاکم ہندو ہوں۔

ہندوؤں نے کثرت کے گھمنڈ میں اُن حملوں کا آغاز کیا جو تاریخ میں فرقہ وارانہ فسادات کے نام سے مشہور ہیں۔ جو کبھی آذان کی آواز پر، کبھی مسجدوں کے سامنے زور زور سے باجا بجانے پر ہوتے تھے۔ ان فسادات میں ہزاروں مسلم عورتوں کو اغوا کیا گیا اور زندہ جلانے، قتل و غارت اور آتش زنی کے ان گنت واقعات رونما ہوئے۔

جبکہ سیاسی سطح پر 1928ء میں نہرو رپورٹ نے مسلمانوں کا جداگانہ حقِ نمائندگی کا مطالبہ مسترد کر دیا۔ تا کہ مسلمانوں کی سیاسی انفرادیت مٹا کر متحدہ قومیت اُجاگر کی جاسکے۔ قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے ہندوستان کے آئینی مسائل اور فرقہ وارانہ فسادات کے حل کے لیے چودہ نکات پیش کئے، جسے کانگریس نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

ہندوؤں نے مسلمانوں کے نو تعلیم یافتہ طبقہ میں اسلام سے متعلق شکوک و شبہات جنم دینے کی کوشش کی تا کہ ان کے دلوں سے ملّی قومیت کا احساس ناپید ہو جائے۔ اس طرح مسلمانوں کے تہذیبی و سیاسی وجود کے مٹ جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ مسلمانوں کو ہندوؤں کی اخلاق باختہ اور انسانیت سوز حرکات کا سامنا اس وقت کرنا پڑا۔ جب ہندو صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثریت میں تھے اور انگریز حکمران تھا۔

تاریخ کے اس پُر آشوب دور میں علامہ محمد اقبالؒ نے مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں مغربی تہذیب کی فسوں کاری اور نظر فریب رنگینیوں کا زنگ زائل کیا۔ اور اپنے کلام میں اہلِ مغرب کو نشانہ بنایا۔ اقبالؒ نے مسلمانوں میں اسلامی قومیت کا جذبہ بیدار کیا۔ اور ملّی تشخص کو اُجاگر کیا۔ مسلمانوں کو اپنے اسلاف کے قابلِ فخر کارناموں سے سبق حاصل کرنے کا پیغام دیاؒ

کبھی اے نوجواں مسلم! تدبر بھی کیا تُو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا

☆☆☆

آج بھی ہو ابراہیم کا ایمان پیدا
آگ کرسکتی ہے انداز گلستان پیدا

علامہ اقبالؒ فرقہ وارانہ فسادات اور کانگرس کی متعصب پالیسی سے بے حد متنفر ہوئے۔

جب 1930ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس الٰہ آباد میں منعقد ہوا۔ تو علامہ اقبالؒ نے اپنے صدارتی خطبہ میں دو قومی نظریہ پر مدلّل روشنی ڈالی اور مسلمانوں کے ملّی وجود کی بقاء کے لیے ہندوستان میں الگ آزاد مسلم ریاست کا تصوّر پیش کیا۔

”میرے خیال میں اب یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی ہے کہ ہندوستان کے نسلی و لسانی اور عقائد و معاشرت کے بے شمار اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں آزاد ریاستیں قائم کر دی جائیں۔ جو زبان، مذہب، نسل، تاریخ اور اقتصادی مفاد کے اشتراک پر مبنی ہوں...... میری خواہش ہے کہ پنجاب، صوبہ سرحد، سندھ، بلوچستان اور کشمیر کو ایک ہی ریاست میں ملا دیا جائے خواہ یہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ریاست سلطنتِ برطانیہ کے اندر خودمختاری حاصل کرے خواہ اس کے باہر۔ مجھے تو ایسا نظر آتا ہے کہ اورنہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو آخرکار ایک منظم اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی...... لیکن یہ اس مرکزی حکومت کے ماتحت ممکن نہ ہوگا جسے قوم پسند ہندو ارباب سیاست محض اس لیے قائم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کو دوسری اقلیتوں پر ہمیشہ کے لیے غلبہ ہو جائے۔"

علامہ محمد اقبالؒ کے خطبہ سے مسلمانوں میں ملّی یگانگت کا تصوّر مستحکم ہوا اور انھیں مذہبی اصول وضوابط اور تمدنی رسم و رواج کے تحفظ کے لیے علیحدہ خودمختار ریاست کے حصول کی راہ پر گامزن کیا۔

حکومت برطانیہ نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی تجویز پر ہندوستان کے آئینی و سیاسی مسائل کے حل کے لیے مختلف جماعتوں پر مشتمل لندن میں گول میز کانفرنس بلائی۔ مولانا محمد علی جوہر نے پہلی گول میز کانفرنس میں پُرجوش اور مدلّل انداز میں ہندوستان کی آزادی کے حق میں تقریر کی۔

"میں اپنے وطن کو اس صورت میں واپس جانا چاہتا ہوں کہ آزادی کا جوہر لے کر واپس جاؤں ورنہ میں ایک غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا۔ میں ایک اجنبی ملک میں جب تک کہ وہ آزاد ہے مرنا پسند کروں گا۔ اگر تم ہمیں ہندوستان میں آزادی نہیں دیتے تو تم کو مجھے یہاں قبر کی زمین دینا پڑے گی۔"

حسن اتفاق سے مولانا محمد علی جوہر کا اسی موقع پر 3 جنوری 1931ء کو انتقال ہوا۔ اُن کے جسد کو بیت المقدس میں دفن کیا گیا۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے گول میز کانفرنس میں فرقہ وارانہ مسائل کے حل کے لیے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔ گاندھی جو ہندوؤں کی بالادستی قائم کرنا چاہتا تھا اُس نے اسے آئندہ کے لیے ملتوی کرنے پر زور دیا۔ جسے مسلم راہنماؤں نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ گول میز کانفرنس میں ہندوؤں کی ہٹ دھرمی کی بناء پر متفقہ سیاسی فارمولا طے نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوسکا۔ البتہ محمد علی جناحؒ کی کوشش سے مرکزی حکومت میں مسلمانوں کے لیے ساڑھے 33 فیصد نشستیں منظور ہوگئیں اور سندھ علیحدہ صوبہ بن گیا۔کانفرنس کے خاتمہ پر حکومت برطانیہ نے 1935ء کا قانونِ ہند نافذ کردیا۔

1937ء میں ہندوستان کی صوبائی اسمبلیوں کیلیے عام انتخابات ہوئے۔ ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے سات صوبوں میں کانگریس کو وزارت سازی کا موقع مل گیا اس دور میں ہندوؤں کی متشدد تنظیمیں منظر عام پر آئیں۔ سنگھٹن اور شدھی کے حامیوں نے مسلمانوں پر ظلم وتشدد کیا۔ مسلمانوں کی املاک لوٹ لی گئیں ۔ کانگریسی صوبوں میں مسلمانوں کو اعلیٰ ملازمتوں سے سبکدوش کردیا گیا۔ عام مسلمانوں کے بھی سکھ کا سانس لینا دوبھر ہوگیا۔

کانگریس نے اپنے دورِ اقتدار میں علامہ اقبالؒ کے ملّی وحدت کے جذبہ کو مدھم کرنے کا منظم پروگرام بنالیا۔ سکول کو مندر کا نام دیا گیا۔ مسلمان بچوں کو بندے ماترم کا ترانہ گانے پر مجبور کیا گیا۔ گاندھی کی مورتا کی پوجا لازمی کردی گئی۔ درسی کتب میں رام چندر اور کرشن چندر کے حالاتِ زندگی شامل کیے گئے تاکہ نئی نسل ذہنی طور پر ہندو بن کر رہ جائے۔ ہندوؤں کے بھیانک عزائم صوبائی اقتدار کے دور میں تھے اگر مرکز میں اقتدار کی کرسی پر ہوتے تو خدا جانے کیا کرتے؟

پنڈت جواہر لعل نہرو نے طاقت کے نشہ میں اعلانیہ کہہ دیا کہ ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت کانگریس ہے۔ ہندوستان میں دو ہی طاقتیں ہیں ایک کانگرس دوسری انگریز۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اس کا جواب دیا کہ ہندوستان میں دو نہیں، تین طاقتیں ہیں۔ تیسری طاقت مسلمان ہیں جن کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہے۔

ہندو راہ نماؤں نے کانگریس کو ہندوستان کی نمائندہ جماعت بنانے کے لیے رابطہ عوام مہم شروع کردی۔ جس پر بے دریغ روپیہ خرچ کیا گیا تاکہ ہندوستان کے مسلمان تمام جماعتوں کو چھوڑ کر کانگرس میں شامل ہوجائیں۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اسے سیاسی شدھی کا نام دے کر مخالفت کی۔ دسمبر 1938ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس پٹنہ کے موقع پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے برملا کہا۔

''ہمارے ملک کی بدنصیبی ہے، بلکہ المیہ ہے کہ کانگریس کی قیادتِ عالیہ اس بات کا تہیّہ کئے ہوئے ہے کہ اس ملک کے تمام دوسرے فرقوں اور تہذیبوں کو مسل ڈالے اور ہندو راج قائم کر دے۔گفتگو سوراج کی کرتے ہیں اور چاہتے ہیں ہندوراج، اور وہ بات کرتے ہیں قومی حکومت کی لیکن چاہتے ہیں ہندو حکومت۔''

جب کانگریسی وزارتیں مستعفی ہوئیں تو قائد کی اپیل پر ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے یومِ نجات منایا۔ ان حالات میں مسلمانوں میں علیحدہ وطن کا احساس شدت اختیار کر گیا۔ مارچ 1940ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس منٹو (اقبال) پارک لاہور میں منعقد ہوا۔ 22 مارچ 1940ء کو قائداعظم محمد علی جناحؒ نے صدارتی خطبہ میں مسلمانوں کے مؤقف کی وضاحت کی۔

''اگر حکومت برطانیہ، برصغیر کے باشندوں کے لیے چاہتی ہے کہ اُن کو امن اور خوشی حاصل ہو تو اس کی صرف یہ ایک صورت ہے کہ ہندوستان کو تقسیم کر کے بڑی اقوام کے لیے جداگانہ قومی وطن قائم کئے جائیں جن میں وہ خودمختاری کے ساتھ قومی ریاستیں قائم کر سکیں۔''

23 مارچ کے اجلاس میں صوبہ بنگال کے راہ نما مولوی اے۔ کے فضل الحق نے تاریخی قرارداد پیش کی۔

''اس ملک میں کوئی ایسا آئینی منصوبہ قابلِ عمل اور مسلمانوں کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا جو مندرجہ ذیل اصولوں پر مبنی نہ ہو یعنی یہ کہ جغرافیائی اعتبار سے متصلہ واحدوں میں ضروری ردو بدل کر کے انھیں ایسا خطہ بنادیا جائے کہ وہ علاقے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے جیسا کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصوں میں ہے۔ یکجا ہو کر ایسی آزاد مملکتیں بن جائیں جن کے ترکیبی واحدے با اختیار اور خودمختار ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم اکثریتی صوبوں کے راہ نماؤں کے علاوہ مسلم اقلیتی صوبوں کے لیڈروں میں سے چوہدری خلیق الزمان، بیگم مولانا محمد علی جوہر، مولانا عبدالحامد بدایونی اور سید ذاکر علی (صوبہ جات متحدہ) نواب محمد اسمٰعیل خان (بہار) عبدالحمید خان (مدراس) آئی آئی چندریگر (بمبئی) عبدالرؤف شاہ (صوبہ جات متوسط) قرارداد کی حمایت کرنے والوں میں پیش پیش تھے۔

پاکستان کا دلکش نام سول سروس کے زیرِ تربیت افسر خواجہ عبدالرحیم نے تجویز کیا۔ انھوں نے لندن میں علامہ محمد اقبال کی خدمت میں جا کر پیش کیا۔ انھوں نے بے حد پسند فرمایا۔ البتہ اس موقع پر چوہدری رحمت علی موجود تھے۔☆

23 مارچ کے اجلاس میں بیگم مولانا محمد علی جوہر وہ واحد مقرر تھیں جنھوں نے تقسیم ہند کی قرارداد کے لیے "قراردادِ پاکستان" کے الفاظ استعمال کیے۔ نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں مسرت و شادمانی کے جذبات سے یہ قرارداد اتفاقِ رائے سے منظور کی گئی۔ مسلمانانِ ہند نے قیامِ پاکستان کے لیے محمد علی جناحؒ کو متفقہ قائد چُن لیا۔ قرارداد کو عملی جامہ پہنانا قائداعظم محمد علی جناحؒ کی جدوجہد کا مرکز و محور بن گیا۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے مسلمانوں کی مختلف تنظیموں کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع کرنے کے لیے ان تھک محنت کی۔ قصبہ قصبہ، قریہ قریہ، ہنگامی دورے کر کے مسلم لیگ کی شاخیں قائم کیں۔ اپنی تقریروں میں مسلمانوں کو دو قومی نظریہ کی ضرورت کا احساس دلایا کہ مسلمان اور ہندو، دو الگ قومیں ہیں جن کا مذہب اور تہذیب و تمدّن جدا ہے۔ چونکہ ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کی نسبت اکثریت میں ہیں اس لیے کثرت کے اصول پر جمہوری حکومت قائم ہونے سے ہندوؤں کو ہمیشہ کے لیے آئینی بالادستی حاصل ہو جائے گی اور مسلمان نظریاتی طور پر مفلوج ہو کر رہ جائیں گے۔

مسلمان عظیم مقصد کے حصول کے لیے مسلم لیگ کے پرچم تلے تَن مَن دَھن قربان کرنے پر تیار ہو گئے تو اس وقت برصغیر کی فضا میں ایک ہی نعرہ گونج رہا تھا۔

☆ تفصیل کے لیے رجوع کریں: روزنامہ نیشن ۹ فروری ۲۰۰۵ء (طارق مجید)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کا مطلب کیا

لا الہ الا اللّٰہ

قائد اعظمؒ نے طلباء کے کنونشن سے خطاب کیا۔

”آپ سب نوجوان میرے ہیں اور میں آپ کا ہوں۔ پس آیئے! میں اور آپ ہم قدم ہو کر بڑھیں۔ ہم ضرور فتح پائیں گے۔“

آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے ملک میں جگہ جگہ اجلاس منعقد کر کے نظریۂ پاکستان کے مفہوم کو دیہی آبادی تک پہنچایا۔ پاکستان کو ایسے ملک کے طور پر لایا جا رہا ہے جہاں حاکمیت اللہ کے سوا کسی کی تسلیم نہ کی جائے گی۔ رہبر کاملؐ کا نافذ کردہ نظام رائج کیا جائے گا۔ طلباء نے پنجاب میں ملت دشمن یونینسٹ عناصر کے خلاف زوردار مہم جاری رکھی۔ اُن کی زمین دوز سازشوں کو بے نقاب کر کے قیامِ پاکستان کے لیے راہ ہموار کی۔ نیز ہر نازک موقع پر مسلمانوں کو غم خوار قائد کی حفاظت کرتے رہے۔

محمد علی جناحؒ نے 1943ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس، منعقدہ کراچی میں نظریۂ پاکستان کی اساس پر یوں اظہارِ خیال فرمایا۔

”وہ کونسا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے پر تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کونسی چٹان ہے جن پر ان کی ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کونسا لنگر ہے جس سے اس اُمت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا کی کتاب قرآن مجید ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے ہم میں زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا۔“

علماءِ حق نے اسلامی حکومت قائم کرنے کیلیے انگریزوں کے خلاف عسکری جدوجہد جاری رکھی، سانحہ بالاکوٹ کے بعد بھی تحریک مجاہدین، ولایت علی صادق پوری سے لے کر مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کی قیادت میں مصروف عمل رہی۔ تاہم جب علامہ اقبالؒ اور قائد اعظمؒ نے ہندوستان میں اسلامی ریاست کا نظریہ پیش کیا اور جمہوری جدوجہد کا آغاز کیا تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علماء و مشائخ نے ان کی بھرپور حمایت کی۔ حکیم آفتاب حسن قرشیؒ ان کے کردار پر اس طرح روشنی ڈالتے ہیں۔

> ”تحریک پاکستان علماء ومشائخ کے خلوص و ایثار کی دلآویز داستان ہے۔ علماء و مشائخ اپنے مدرسوں اور خانقاہوں کو چھوڑ کر میدان عمل میں نکلے اور قائداعظمؒ کی قیادت میں آزادی کی جنگ لڑی۔ ان میں ہر صوبے اور ہر طبقے کے علماء شامل تھے۔ اجمیر کے سجادہ نشین دیوان آل رسول، مولانا اشرف علی تھانوی، محدث کچھوچھوی، پیر جماعت علی شاہ، مولانا شبیر احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع، مولانا ظفر احمد عثمانی، مہر دین حسن رضوی جارجوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولانا عبدالحامد بدیوانی، پیر غلام مجدد سرہندی، امین الحسنات، پیر صاحب مانکی شریف اور پیر صاحب زکوڑی شریف جیسے علماء اور مشائخ نے تحریکِ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔“(۱۳)

جب مسلم لیگ کے مطالبہ میں جغرافیائی آزادی کے علاوہ احیائے اسلام کی جھلک نمایاں ہوگئی تو اکثر مسلم زعماء نے کانگریس کو چھوڑ کر مسلم لیگ کی رکنیت اختیار کر لی۔

علماء و مشائخ نے اپنے عقیدت مندوں کو نظریۂ پاکستان کی غرض و غایت سے آگاہ کیا کہ اس نئی مملکت میں شریعت کا نفاذ ہوگا۔ اسلامی علوم وفنون کو فروغ حاصل ہوگا۔ ہندی رسم ورواج سے چھٹکارہ پا کر مدنی تہذیب وتمدّن کو اپنانے کا موقع ملے گا۔ عدل وانصاف پر مبنی نظام ہوگا۔

مسلم ادیبوں، صحافیوں اور شعراء نے خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دوقومی نظریہ کی ضرورت اور نظریۂ پاکستان کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اور خود بھی تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ راغب احسن، حمید نظامی اور مولانا مرتضٰی احمد خان میکش نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ مولانا ظفر علی خان نے نہ صرف روزنامہ زمیندار میں اپنی نثر بلکہ نظموں سے بھی تحریکِ پاکستان کے لیے بڑا کام کیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

برصغیر میں مسلم تشخص کے لیے اور خواتین میں سیاسی بیداری کے لیے مولانا محمد علی جوہر کی والدہ اور بیگم نے ہندوستان بھر میں دورہ کیا۔ عورتوں میں آزادی کے لیے لگن اور تڑپ پیدا کی اور خواتین کے دلوں سے انگریزوں کا خوف دور کیا جبکہ خواتین کے اجتماع میں قائد کا پیغام سنانے کا فریضہ محترمہ فاطمہ جناح نے سرانجام دیا۔

مسلم لیگ کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا تو کانگریس نے نظریۂ پاکستان کی پُر زور مخالفت شروع کر دی۔ دو اہم اعتراضات کیے۔ اوّل، مسلم لیگ، ہند کے تمام مسلمانوں کی ترجمان نہیں۔ دوم، مسلم لیگ کے مطالبہ سے مسلم اکثریت کے صوبوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے جبکہ مسلم اقلیت کے صوبے آزادی کی نعمت سے محروم رہیں گے۔" جب 1945ء میں مرکزی اور 1946ء میں صوبائی انتخابات ہوئے تو مسلم لیگ نے مسلمانوں کی تمام نشستوں پر کامیاب ہو کر ثابت کر دیا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ مسلم اقلیتی صوبوں کے راہ نما قرارداد کی تائید و حمایت کرنے میں پیش پیش تھے۔ ان انتخابات میں مسلم لیگ کو نمایاں کامیابی ہوئی۔ بمبئی، اڑیسہ اور مدراس کے صوبوں میں مسلمانوں نے پاکستان کے حق میں سو فیصد ووٹ دیئے کہ اگر ہم نہیں تو ہمارے اکثریتی صوبوں والے بھائی خود مختار پاکستان میں اسلام کا عادلانہ نظام رائج کریں گے اور دنیا کے گوشے گوشے میں اسے پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ غیر مسلم ممالک میں مسلم اقلیت کے تحفظ کا حق ادا کریں گے۔

اگر پاکستان کا مقصد اقتصادی خوشحالی ہوتا تو مسلم اقلیتی صوبوں میں قیامِ پاکستان کے لیے اتنا جوش و خروش نہ پایا جاتا۔

اپریل 1946ء میں قائد اعظمؒ نے مرکزی اسمبلیوں کے مسلم لیگی ممبروں کے کنونشن میں مسلم اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔

" بنگال سے دہلی آتے ہوئے مجھے متعدد ایسے صوبوں سے گزرنا پڑا جہاں مسلمان اقلیت میں تھے۔ میں نے ان مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کی تڑپ دیکھی ہے۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم ہمیں ہماری قسمت پر چھوڑ دو لیکن اپنے اکثریتی صوبوں میں پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائم کرلو۔ ہمیں اس پر فخر ہو گا کہ ہمارے بھائیوں نے اسلامی حکومت قائم کر لی ہے۔" اسی دہلی کنونشن میں قرارداد منظور کی گئی کہ مشرق میں بنگال اور آسام، مغرب میں پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان پر مشتمل آزاد مملکت کا قیام بلاتاخیر عمل میں لایا جائے۔ کنونشن میں شامل تمام ارکان نے ہر حتمی قربانی دینے کا اعادہ کیا۔

برطانوی حکومت سے ہندوستان کے آئینی مسائل کے حل کے لیے مختلف وفود آئے۔ جن کی تجاویز میں متحدہ ہندوستان کی آزادی کا تصور تھا۔ قائداعظمؒ نے ان منصوبوں کو رَد کر دیا۔ مسلم لیگ کی اپیل پر 16 اگست 1946ء کو ملک میں کانگریس اور برطانوی حکومت کی پالیسیوں کے خلاف یوم راست اقدام منایا گیا۔ جب مسلم لیگ کے بغیر کانگریس کو عبوری حکومت بنانے کی دعوت دی گئی تو ملک میں ہندو مسلم خونی فسادات شروع ہو گئے۔ صرف کلکتہ میں چار ہزار سے زائد افراد مارے گئے۔ اور پندرہ ہزار سے زائد زخمی ہوئے۔

" کانگریس کی عبوری حکومت کے دور میں ذمہ دار لیڈروں نے عام ہندوؤں کو اطمینان دلایا کہ اب پولیس اور فوج کی مجال نہیں کہ ان پر ہاتھ ڈالے اور یہ کہ عدالتیں ان کو سزا دے سکیں، ہندوستان میں ہندوؤں کا راج قائم ہو چکا ہے۔ لیڈروں کے اشتعال پر بہار کے ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے۔ دو ہفتوں تک قتلِ عام کے نتیجے میں پچاس ہزار مسلمان شہید ہوئے اور بے شمار زخمی ہوئے۔ اس کے باوجود زخمی مسلمانوں کی خون میں لت پت زبان سے نعرہ گونج رہا تھا۔

لے کے رہیں گے پاکستان
بن کے رہے گا پاکستان

جب عبوری حکومت میں مسلم لیگ کو شامل کیا گیا تو ہندوؤں کی صفوں میں ماتم بچھ گیا، فرقہ وارانہ فسادات مزید شدت اختیار کر گئے۔

نظریۂ پاکستان کی تکمیل کے لیے مسلم لیگ کا قافلہ منزل کی جانب رواں دواں بڑھتا رہا۔ سالارِ قافلہ نے ربّ ذوالجلال سے وعدہ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! قیام پاکستان میں ہماری مدد فرما، ہم تیری زمین میں تیرا نازل کردہ نظام رائج کریں گے۔ اور عدل و انصاف کا بول بالا کریں گے۔''

قائد اعظمؒ کی آہنی شخصیت اور مسلمانوں کی استقامت نے مل کر کانگریس کے متحدہ ہندوستان کے خواب کو چکنا چور کر دیا۔ بالآخر کانگریس نے بادل نخواستہ اور انگریزوں نے قانونی طور پر مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کا مطالبہ تسلیم کر لیا۔ 27 رمضان بمطابق 14 اگست 1947ء کو پاکستان آزاد ہوا۔

تقسیمِ ہند کے موقع پر مسلمان جغرافیائی وطن سے نظریاتی وطن کے لیے ہجرت کرنے پر آمادہ ہوئے تو افراتفری کے عالم میں مہا سبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ جیسی دہشت گرد تنظیموں کی مسلم کُش خفیہ سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔ انھوں نے سکھوں کی اکالی دل اور اکالی سینا کو اُکسایا کہ ''پنجہ'' اور ''ننکانہ'' کے مقامات نظریاتی مملکت کے زیر اثر ہونے سے تم زندگی بھر اُن کی زیارت سے محروم ہو جاؤ گے۔ سکھ بھی ہندو بلوائیوں کے ساتھ مل گئے۔

ہندو سکھ بلوائیوں نے مقامی پولیس سے مسلم آبادی کے علاقے منہ مانگے داموں میں خرید لیے کہ ہم فلاں وقت میں فلاں علاقہ میں لوٹ مار کریں گے۔ اتنی مدت تک اس علاقہ میں پولیس نہ آئے، اگر موجود ہو تو مداخلت نہ کرے۔ مسلح بلوائی پہلے مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگا دیتے جب نہتے مسلمان گھروں سے باہر نکلتے تو ان پر وحشیانہ حملہ کر دیتے۔ ان خونی حملوں میں مسلمانوں کے مال و اسباب کو لوٹ لیا گیا۔ خواتین کی بے حرمتی کی گئی۔ معصوم بچوں کو بے دردی سے قتل کیا۔

قرب و جوار کے مسلمانوں نے موت اور زندگی میں ایک ساتھ رہنے کے لیے کیمپوں کی صورت اختیار کر لی تو ہندو سکھ بلوائیوں نے ملٹری کی مدد سے کیمپوں پر حملے کر کے ہزاروں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ دہلی سے لے کر سرحد تک لوٹ مار اور قتل عام کا بازار کئی دن تک گرم رہا۔ ایک لاکھ سے زائد مسلم خواتین کو اغوا کیا گیا اور پچاس لاکھ فرزندان توحید کو ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ تقسیم ہند کے دوران بلوائیوں نے مہاجر مسلمانوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ درندگی کی انتہا کر دی۔

"80 ہزار کے قریب مسلمان دوشیزاؤں کو اغوا کرنے اور لاکھوں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کے باوجود ان کے غیض وغضب کی آگ ٹھنڈی نہیں ہو رہی تھی اور وہ مسلمانوں کو کلمہ گوئی اور علیٰحدہ وطن کا مطالبہ کرنے کے جرم کی پاداش میں اذیتیں دینے کے نت نئے ستم ایجاد کر رہے تھے، انھوں نے عید کے موقع پر ہندوستان سے لاہور آنے والی ایک مال گاڑی کے ڈبے میں مسلمان عورتوں کی کٹی ہوئی چھاتیاں، معصوم بچوں کی گردنیں اور کٹے ہوئے ہاتھ عید کے تحفے کے طور پر اسلامیانِ پاکستان کو ارسال کیے۔ جب وہ ڈبہ لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچا تو اس پر "پاکستانی مسلمانوں کے لیے عید کا تحفہ" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔" (۱۴)

آزادی کی داستانِ خونچکاں میں پانچ لاکھ مسلمانوں کی شہادت کے بعد بنگال، بلوچستان، پنجاب، سندھ اور سرحد کی سرزمین پر مشتمل پاکستان، علامہ اقبال کے تصوّر کی زندہ وتابندہ تصویر بن کر نقشۂ دنیا پر نمودار ہوا۔

ماخذ ومراجع

تاریخ اسلام صاحبزادہ عبدالرسول۔

تاریخ پاکستان صاحبزادہ عبدالرسول۔

پاکستان (نظریہ وتحریک) مرتبہ جاوید اقبال سید، افسر رضوی

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

مطالعہ پاکستان ڈگری کلاسز۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱: برصغیر میں اہل حدیث کی آمد، از محمد اسحٰق بھٹیؒ۔ ص ۶۸، ۸۹، ۱۲۳۔

۲: نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب ص 90

۳: Pears Cyclopedia Seventy "Hinduism" بحوالہ پاکستان (نظریہ وتحریک) ص 14

۴: ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر 2000ء صفحہ 95

۵: بحوالہ نظریہ وتحریک ص 16

6: ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۲ مندرجہ خزائن جلد ۱۷، ص ۷۷، ۷۸، مصنفہ مرزا قادیانی۔

۷: شہادت القرآن ضمیمہ صفحہ ۸۴، مندرج خزائن جلد ۶، ص ۳۸۰، مرزا قادیانی۔

۸: ''ملاپ'' 25 مئی 1925ء بحوالہ پاکستان (نظریہ وتحریک۔)

۹: پیسہ اخبار 12 ستمبر 1907ء صفحہ 4 = = =

۱۰: زمیندار اخبار اداریہ، 30 ستمبر 1925 ص 3 بحوالہ پاکستان (نظریہ وتحریک)

۱۱: ہفتہ وار اخبار۔ 21 نومبر 1929ء ص 7 بحوالہ پاکستان (نظریہ وتحریک)

۱۲: 1934ء کی آپ بیتی بقول ممتاز مفتی مطبوعہ ہفت روزہ اداکار 22 جون 1975ء

۱۳: مطالعۂ پاکستان ص 176

۱۴: جب امرتسر جل رہا تھا۔ ص 291، از ممتاز صحافی وقار انبالوی۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیام پاکستان کا مقصد؟

تقسیم ہند سے قبل برصغیر میں برطانوی حکومت کے دوران سیکولر قانون رائج تھا۔ آل انڈیا کانگرس ہندو، سکھ اور مسلمانوں پر مشتمل متحدہ ہندوستان کی آزادی کی ترجمان تھی جس کے منشور میں سیکولر قانون کے نفاذ کا وعدہ تھا۔ اگر پاکستان نے آزاد ہوکر سیکولر آئین ہی تشکیل دینا تھا تو تحریک پاکستان میں مسلم لیگ کی طرف سے علیحدہ ریاست کا مطالبہ چہ معنی دارد؟

تقسیم ہند کے دوران ہندو، سکھ بلوائیوں نے مہاجرین کے قافلوں پر حملے کیے پانچ لاکھ مسلمانوں کو تہ تیغ کیا۔ اَسّی ہزار سے زیادہ عورتوں کو اغوا کیا۔ معصوم بچوں کے سرتن سے جدا کر دیے۔ اگر قیام پاکستان کا مقصد سیکولر سٹیٹ تھا تو سوچنے کی بات ہے کہ کیا پچاس لاکھ مہاجر مسلمان ذہنی طور پر مفلوج تھے جو ایک سیکولر ملک سے گھر بار، جائیداد چھوڑ کر اور اعزہ و اقارب کا جانی نقصان برداشت کرتے ہوئے ایک دوسری سیکولر سٹیٹ میں آئے؟ تقسیم ہند سے قبل برصغیر کے متعدد صوبوں میں مسلمان کثرت سے آباد تھے۔ اعتراف حقیقت ہے کہ وہ متحدہ ہندوستان کی آزادی کی صورت میں حکومت قائم نہیں کر سکتے تھے کیونکہ مجموعی لحاظ سے برصغیر میں ہندو اکثریت میں تھے۔ تاہم وفاق میں مسلمانوں کو ایک تہائی نمایندگی ملنے کا امکان تھا اور چند ریاستوں میں صوبائی حکومتیں قائم کر سکتے تھے۔ اس لحاظ سے وہ ہندوستان کے مسلم اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں کے جانی و مالی حقوق کا بہتر انداز میں دفاع کر سکتے تھے۔ کیونکہ ایک ملک کے شہریوں کے لیے باہمی تعاون کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہ تھی۔ لیکن آزادی کے بعد پاکستان کے مسلمان بین الاقوامی قانون کی وجہ سے ہندوستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مسلمانوں کی معاونت نہیں کر سکتے۔ خدانخواستہ قیام پاکستان کا مقصد سیکولر آئین تشکیل دینا اور عوامی قانون رائج کرنا تھا تو اقلیتی مسلم صوبوں کو ہندوؤں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کا کیا مقصد حاصل ہوا؟ اور تحریک پاکستان کے دوران مسلم اقلیتی مسلمانوں کو تحریک میں حصہ لینے کا کیا فائدہ؟

جب مسلم لیگ نے بھی آزادی حاصل کرنے کے بعد سیکولر آئین تشکیل دینا تھا تو تحریک دوران پاکستان کا مطلب کیا لا الـہ الا الـلّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی پکار کا کیا مقصد؟ اگر تحریک پاکستان کا مقصد سیکولر نہیں اسلامی تھا اور یقیناً یہی تھا تو قرآن و سنت کو سپریم لا کی حیثیت کیوں نہ دی گئی؟ تحریک پاکستان کے دوران کیے گئے وعدوں کو پورا کرنا ہر صاحب اقتدار کی ذمہ داری ہے۔ اگر وعدہ پورا نہ کیا گیا تو روز محشر اسی ہزار اغوا شدہ عورتوں، معصوم بچوں اور پانچ لاکھ شہداء نے اللہ کے دربار میں اپنی عصمت اور خون کا حساب طلب کیا تو پاکستان کے صاحب اقتدار طبقہ کیا جواب دے گا؟ اللہ پاکستان کو طاغوتی شر سے محفوظ رکھے، امن و سکون کا گہوارہ اور اسلام کا حقیقی معنوں میں قلعہ بنائے۔ آمین

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک پاکستان کے دوران مسلم لیگ کے جلسوں میں معروف ومقبول نعرہ

پاکستان کا مطلب کیا

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

قرآن سے ہے اس کی بنا ایماں سے ہے نشوونما
پاکستان ہے ملکِ خدا پوچھے اگر دنیا تو بتا
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللّٰہ

شب ظلمت میں گزاری ہے اٹھ وقت بیداری ہے
جنگ شجاعت جاری ہے آتش و آہن سے لڑ جا
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللّٰہ

چھوڑ تعلق داری چھوڑ اٹھ محمود بتوں کو توڑ
جاگ اللہ سے رشتہ جوڑ غیر اللہ کا نام مٹا
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللّٰہ

تجھ میں ہے خالد کا لہو تجھ میں ہے طارق کی نمو
شیر کے بیٹے شیر ہے تو شیر بن اور میدان میں آ
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللّٰہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرأت کی تصویر ہے تو ہمت عالمگیر ہے تو
دنیا کی تقدیر ہے تو آپ اپنی تقدیر بنا تو
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللّٰہ

پنجابی ہو یا افغان مل جانا شرطِ ایمان
ایک ہی جسم ہے ایک ہی جاں ایک رسول اور ایک خدا
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللّٰہ

ہادی و رہبر سرور دیں مذہب ہو تہذیب کہ فن
صاحب علم و عزم و یقین تیرا جداگانہ ہے چلن
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللّٰہ

قرآن کی مانند حسین اپنا وطن ہے اپنا وطن
احمد مرسل صلِ علیٰ غیر کی باتوں میں مت آ
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللّٰہ

اے اصغر! اللہ کرے ننھی کلی پروان چڑھے
پھول بنے خوشبو مہکے وقت دعا ہے ہاتھ اٹھا
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللّٰہ

اصغر سودائی آف سیالکوٹ

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوقومی نظریہ

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن

''تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔''

(القرآن)

علامہ اقبالؒ نے فرمایا:

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسول ہاشمی
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری
دامن دین ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

قائداعظمؒ نے فرمایا:

''مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد صرف کلمہ توحید ہے نہ وطن نہ نسل۔ ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہیں رہا تھا وہ ایک الگ قوم کا فرد بن گیا تھا۔ آپ نے غور فرمایا کہ پاکستان کے مطالبہ کا جذبہ محرکہ کیا تھا؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری نہ انگریزوں کی چال نہ اسلام کا بنیادی مطالبہ تھا۔''

(مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، ۸ مارچ ۱۹۴۴ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

پاکستان کا مطلب کیا

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

2514800161

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: بادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

www.maktabaislamiapk.com
Facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com